© rasailojaraid.com

ادبیات

سرورِ کائنات صلعم

جناب سعادت نظیر صاحب

چھائی ہوئی دنیا پہ تھیں ظلمت کی گھٹائیں　　بیگانۂ انوار تھیں تاریک فضائیں
چلتی تھیں ہر اک سمت تشدد کی ہوائیں　　مظلوموں کو گھیرے ہوئے تھیں تازہ بلائیں

تفریق کہیں تھی، غم تخریب کہیں تھا
انساں کا جہاں میں کوئی مرکز ہی نہیں تھا

اک دورِ جہالت تھا، شقاوت کی فضا تھی　　جو بات تھی اس وقت بعنوانِ جفا تھی
احساسِ محبت تھا نہ تعلیم وفا تھی　　وارفتۂ سرمایہ و زر خلقِ خدا تھی

ابنائے زماں کا وہ برا حال ہوا تھا
انسان ہی انسان کا خون چوس رہا تھا

انسانیت اس دور میں دم توڑ رہی تھی　　بیدادگری دل پہ ستم توڑ رہی تھی
ظالم کی نظر نشترِ غم توڑ رہی تھی　　حد بندیِ تعمیرِ حرم توڑ رہی تھی

دانندۂ اسرار و معارف ہی نہیں تھے
بندے ابھی اللہ سے واقف ہی نہیں تھے

اس حال میں اللہ کی قدرت نظر آئی　　تعمیرِ جہاں کی نئی صورت نظر آئی
نقاش کی رعنائیِ صنعت نظر آئی　　ہر آنکھ کو دنیائے حقیقت نظر آئی

تا حدِّ نظر رُشد کا عالم نظر آیا
گویا کہ اندھیرے میں پیامِ سحر آیا

اے مہرِ مبیں تجھ کو سحر ڈھونڈ رہی تھی　　اے مرکزِ دل! تجھ کو نظر ڈھونڈ رہی تھی
مظلوم کی ہر آہ اثر ڈھونڈ رہی تھی　　منزل کا نشاں نوعِ بشر ڈھونڈ رہی تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حسرت تھی یہی، نورِ مجسم نظر آئے
اک روشنیٔ بزمِ دو عالم نظر آئے

اے رفعتِ آدم کے علمدارِ محمدؐ!
اے مالکِ گنجینۂ اسرارِ محمدؐ!
اے جوہرِ آئینۂ افکارِ محمدؐ!
تو نقدِ حقائق کا ہے معیارِ محمدؐ!

زیبا ہے، اگر روشنیٔ دل کہیں تجھ کو
کونین کی تخلیق کا حاصل کہیں تجھ کو

اے نازِ عرب، فخرِ زماں، نازشِ دوراں
تو محفلِ ایجاد میں ہے شمعِ فروزاں
مستقبلِ اقوام و ملل تجھ سے ہے تاباں
تجھ ہی سے درخشاں ہے یہ کاشانۂ امکاں

ہے نقشِ قدم میں ترے وہ نور کا عالم
موسیٰ ہوں تو محسوس کریں طور کا عالم

تو عشق کا جلوہ ہے، تو ہے حسن کی تنویر
تو پیکرِ احساس ہے، تو درد کی تاثیر
ہمت ہے تری، عزمِ خداداد کی تفسیر
کس اوج پہ پہنچا ہے ترا جذبۂ تسخیر

بیدار ہوئی روحِ بشر تیرے کرم سے
ہر سمت اُجالا نظر آیا ترے دم سے

ہے کون؟ نہیں جو شرفِ ذات کا قائل
عالم ہے ترے درسِ مساوات کا قائل
ہے ذہنِ رسا تیرے خیالات کا قائل
جو دل ہے، وہ ہے تیری ہر اک بات کا قائل

مقبولِ جہاں ہے تری تعلیم کی قوت
تسلیم ہے سب کو تری تنظیم کی قوت

ہے اہلِ نظر میں سرِ فہرست ترا نام
تبلیغ کی راہوں سے گزرنا تھا ترا کام
سمجھا دیے تو نے عملاً معنیٔ "اِسلام"
"اُسلام" حقیقت میں ہے اک امن کا پیغام

بل رہ گئے سب ظلم کی رسّی کے نکل کے
دم توڑ لیا [illegible] بدل کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر دل سے عداوت کا نشاں تو نے مٹایا
بھولا ہوا الفت کا سبق یاد دلایا
تعمیر کا اعجاز زمانے کو دکھایا
تخریب کی ماری ہوئی دنیا کو جلایا

تاریخِ تمدّن میں کوئی تجھ سا کہاں ہے؟
اے خالقِ ماحول! تو یکتائے جہاں ہے

تھی درد بھرے دل میں یتیموں کی محبّت
جب تجھ سے ملے، بھول گئے باپ کی شفقت
کی تو نے بہر حال غریبوں کی حمایت
تھا اَوجِ ثریّا پہ کمالِ بشریّت

دنیا میں یہ احساسِ شرافت نہیں ملتا
دل ملتے ہیں، یہ جذبۂ خدمت نہیں ملتا

ذلّت تھے مجسّم، ہوئے اعزاز کے قابل
جو ننگ کے باعث تھے، ہوئے ناز کے قابل
کم زور ہوئے تجھ سے تگ و تاز کے قابل
ہر طائرِ عاجز ہوا پرواز کے قابل

ہر اک میں جو پوشیدہ نئی روحِ عمل ہے
سچ تو یہ ہے، وہ تیری ریاضت ہی کا پھل ہے

وہ راہِ عمل میں تری دن رات مشقّت
وہ ذوقِ تجارت ترا، وہ شوقِ ریاضت
وہ کوششِ پیہم، وہ عرق ریزی و محنت
دیکھی کسی قائد میں نہ یہ شانِ قیادت

اس طرح کا رہبر کوئی لائے گا کہاں سے
خود بھی وہی کرتا ہو، جو کہتا ہو زباں سے

دنیا ہے ترے جذبۂ ایثار کی قائل
قانون ہیں تری فطرتِ خوددار کی قائل
اصلاح اور اصلاح کے معیار کی قائل
رفتار کی، گفتار کی، کردار کی قائل

خطبہ نظرِ اہلِ وفا پڑھتی ہے تیرا
دُنیائے محبّت کلما پڑھتی ہے تیرا

ہر ذرہ ترے فیض سے صحرا نظر آیا
ہر قطرہ بڑھا اتنا کہ دریا نظر آیا
ہر نقطہ معانی کا خلاصہ نظر آیا
جس رنگ میں دیکھا تجھے، تنہا نظر آیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہتے ہیں ہمیں آج کہ رہبر ہیں ہمارے
کل سب ہی کہیں گے کہ پیمبر ہیں ہمارے

بیداریٔ اقوام و ملل فیض ہے تیرا — ہے علم عطا تیری، عمل فیض ہے تیرا
مقصد کے لئے شوقِ اجل فیض ہے تیرا — ہر مسئلۂ زیست کا حل فیض ہے تیرا
اخلاق کی بنیاد ہے جو کام ہے تیرا
افکار پہ چھایا ہوا "اسلام" ہے تیرا

تہذیب پہ، آداب پہ احسان ہے تیرا — دل مانتے ہیں جس کو، وہ فرمان ہے تیرا
انسان بنایا ہوا انسان ہے تیرا — ہر دور میں اک معجزہ "قرآن" ہے تیرا
اک ضابطۂ عدل ہے، اک دفترِ دیں ہے
ایسا کوئی دستور زمانے میں نہیں ہے

ہیں امن کے جلوے ہی، جدھر دیکھ رہا ہوں — پُرنور تری راہ گزر دیکھ رہا ہوں
اک عالمِ تنویرِ سحر دیکھ رہا ہوں — ہر سو تری الفت کا اثر دیکھ رہا ہوں
نادیدہ فضاؤں میں بھی پرواز ہے تیری
دل تک جو پہنچتی ہے وہ آواز ہے تیری

ہر سمت جو یہ روشنیٔ فکر و نظر ہے — اربابِ بصیرت میں جو یہ ذوقِ بصر ہے
مخلوق میں اک خاص جو اعزازِ بشر ہے — یہ سب تری تعلیمِ مکمل کا اثر ہے
"اسلام" کا ہے نام و نشاں نام سے تیرے
سکّہ ہے شریعت کا رواں نام سے تیرے

ہے عالمِ افکار کی وسعت تو تجھی سے — دنیا میں ہے کردار کی وحدت تو تجھی سے
ہر قلب میں ہے بوئے صداقت تو تجھی سے — باقی ہیں کچھ آثارِ شرافت تو تجھی سے
سب سے تری تبلیغ کا انداز جدا ہے
اے بندۂ خالق! تو محبت کا خدا ہے

© rasailojaraid.com